رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر میں جہاد کرنا خشکی کے دس غزوات کے برابر ہے، اور سمندر میں کسی کا سر گھومنا (Sea Sickness) ایسا ہے جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں بحری جہاد (Sea Battle) کو خشکی کے دس غزوات کے برابر قرار دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بحری جنگ خشکی کے مقابلے میں بہت زیادہ مشکل ہے اور میدان جہاد جو کہ سمندر ہے اس سے بھاگنے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بری غزوات کی نسبت بحری سفر اور بحری جہاد میں خطرے اور مشکلات زیادہ ہوتے ہیں اور غنیمت ملنا مشکل اور فرار کا موقعہ کم ملتا ہے۔(۸۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحری جہاد میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے مسلم مجاہدین کی شہادت کو ایک بڑے اعزاز سے سرفراز فرمایا حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول شهید البحر مثل شهیدی البر و المائد فی البحر کالمتشحط فی دمه فی البر و مابین الموجتین کقاطع الدنیا فی طاعة اللّٰہ و ان اللّٰہ عزوجل و کل ملك الموت بقبض الارواح الاشهید البحر فانه یتولی قبض ارواحهم و یغفر لشهید البر الذنوب کلها الاالدین ولشهید البحر الذنوب والدین۔(۸۱)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بحری جہاد کا شہید خشکی کے دو شہداء کے برابر ہے اور جس کا سر سمندری جہاد میں چکرائے وہ ایسے ہے جیسے وہ خشکی پر اپنے خون میں لت پت ہوا۔ اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا بحری مجاہد ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں پوری دنیا کا سفر کرنے والا ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نے جانوں کو قبض کرنے پر موت کے فرشتہ (سیدنا عزرائیل علیہ السلام) کو مقرر فرمایا ہے مگر جو لوگ سمندر میں شہید ہو جائیں ان کی ارواح کو وہ (اللہ تعالیٰ) خود قبض کرتا ہے خشکی پر شہید ہو جانے والے کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، لیکن سمندر میں شہید ہو جانے والوں کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ قرض بھی (معاف کر دیا جاتا ہے)۔

جو سمندری مجاہد ڈوب کر مرے اسے دو شہیدوں کے برابر ثواب کی بشارت دی ہے۔(۸۲) اور وہ مسلمان جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک نہیں ہوئے انہیں ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''جو میرے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوسکا اسے چاہئے بحری جہاد میں حصہ لے۔(۸۳) گویا بحری جہاد میں حصہ لینا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصہ لینے جیسا ہے۔'' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن سلمان الخیر انه سمعه وهو یحدث شرحبیل بن السمط رضی اللّٰہ عنه وهو مرابط علی الساحل یقول سمعت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول من رابط یوما اولیلة کان له کصیام شهر للقاعد و من مات مرابطا فی

سبیل اللّٰہ اجری اللّٰہ له اجرة والذی کان یعمل اجر صلاة و صیامه ونفقتة وقی من فتان القبر وامن من الفزع الاکبر۔(۸۴)

حضرت سیدنا شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا جبکہ وہ ساحل (رباط) پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس شخص نے ایک دن یا ایک رات سمندر کی سرحد پر پہرہ دیا اسے وہی اجر ملے گا جو گھر میں بیٹھ رہنے والوں کو ایک مہینے کے روزے رکھنے کا ملتا ہے۔اور جو ساحل (رباط) کی ڈیوٹی کے دوران فوت ہوگیا (شہید ہوگیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کے اجر کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھے گا اس کی نمازوں، روزوں اور اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کے اجر کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھے گا۔اس کی نمازوں، روزوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اجر اسے قبر کے فتنوں سے محفوظ رکھے گا اور وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔

ایک اور حدیث میں فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من جلس علی البحر احتساباً ونیة احتیاطاً للمسلمین کتب اللّٰہ له لکل فطرة فی البحر حسنة۔(۸۵)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص (بحری مجاہد اور ساحلی سمندروں کے محافظ) نے ثواب اور خلوص نیت سے مسلمانوں کی کسی سمندری سرحد پر پہرہ دیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سمندر کے پانی کے ہر قطرے کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اسی طرح اُم ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے ایک اور روایت ہے:

عن ام الدرداء ترفع الحدیث قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من رابط فی شیءٍ من سواحل المسلمین ثلاثة ایام أجزأت عنه رباط سنة۔(۸۶)

حضرت اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے مسلمانوں کے کسی ساحل سمندر پر تین دن خدمت سرانجام دی اس کے لئے اس خدمت کا بدلہ (کسی خشکی کی سرحد کی حفاظت کے) ایک سال کے برابر ہے۔“

ساحل سمندر پر پہرہ دینے کے اجر کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رباط شهر خیر من صیام دهر و من مات مرابطا فی سبیل اللّٰہ أمن من الفزع الاکبر، وعذی علیه برزقه، وریح من الجنة ویجری علیه اجر المرابط حتی یبعثه اللّٰہ عزوجل۔(۸۷)

ایک مہینہ (ساحل سمندر پر/خشکی پر) پہرہ داری ساری زندگی کے روزوں سے بہتر ہے اور جو شخص حالت رباط میں (پہرہ دیتے ہوئے) فوت ہو جائے تو وہ قیامت کے دن گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔اسے رزق اور جنت کی خوشبو ملتی رہے گی اور اس کی پہرہ داری کا اجر دوبارہ

زندہ ہونے تک جاری رہے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے سرحدی محافظوں کے اجر کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہر سرحدی مجاہد اور محافظ کا اجر وثواب قیامت تک جاری وساری رہتا ہے۔

ساحل سمندر پر پہرہ دینے والا جب اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعلان بلند آواز سے کرتا ہے تو اسے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے میں نیکیاں عطا کی جاتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عن قرة بن ایاس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من کبر تکبیرة علی ساحل البحر عند غروب الشمس رافعاً صوته اعطاه اللّٰه من الاجر بعدد کل قطرة فی البحر عشر حسنات و محاعنه عشر سیئات و رفع له عشر درجات مابین الدرجتین مسیرة مائة عام بالفرس المسرع۔ (۸۸)

سیدنا قرۃ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس (بحری مجاہد) نے ساحل سمندر پر غروب آفتاب کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہی اللہ تعالیٰ اس کو سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے گا اس سے دس برائیاں مٹا دے گا اور اس کے دس درجے بلند کردے گا اور دو درجوں کے درمیان کی مسافت اتنی ہے جتنا کہ ایک تیز رفتار گھوڑا سو سال تک دوڑتا رہے

خلاصہ بحث وتجاویز :

ان تمام احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دیگر شعبہ حیات کے مقابلہ میں سمندری خدمات انجام دینے والوں کو خصوصی فضیلت حاصل ہے اور یہ فضیلت کئی گنا زیادہ ہے۔ ان احادیث کے مطالعہ کے بعد پورے شرح صدر سے یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ جو محققین سمندر کے مختلف شعبوں پر تحقیق وانکشاف کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ خلوص نیت کے سبب انہیں بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔

ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے ۱۳۳ ادارے ہیں۔ (۸۹) اور پورے پاکستان میں سائنس وٹیکنالوجی کے مضامین میں صرف ایک ہزار Ph.D ہیں، جبکہ ہندوستان میں ستر سے اسی ہزار ہیں۔ (۹۰) ۸۶۔۱۹۸۵ء میں ۱۸۷ طلباء کو Ph.D ڈگری حاصل کرنے کے لئے امریکہ بھیجا گیا۔ صرف ۲۱ افراد نے Ph.D ڈگری حاصل کی، ۵۱ کو ایم ایس سی ڈگری ملی، جبکہ بقیہ افراد یہ بھی حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ (۹۱)

ضرورت اس بات کی ہے سمندر میں موجود جس فضل کو حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اہل علم ومحققین اس میدان میں آئیں اور سمندر کو اپنی تحقیقات کا موضوع بنا کر سمندری عجائبات، مخلوقات، جمادات ونباتات اور سیال سونے (پیٹرول وغیرہ) کو اپنا موضوع بنا کر امت مسلمہ کی خدمت کرکے دینی ودنیاوی کامیابی وکامرانی حاصل کریں۔

سمندری سائنس سے وابستہ افراد آج بھی اعتراف کرتے ہیں کہ سمندر کے بارے میں اب بھی ہمارا علم چند فیصد ہے گویا سمندر جو ہمارے قدموں کے نیچے ہے ہم اس سے غافل ہیں اور چاند پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔ عہد حاضر میں ایسے جدید آلات تیار ہوگئے ہیں

جن کے ذریعہ بآسانی سمندر کے اندر جا کر تحقیقات کی جاسکتی ہیں۔اسی طرح آبی پرندے جن کی تعداد کئی سو تک شمار کی گئی ہے۔(۹۲) ان کی غذائی افادیت حلت وحرمت بھی تحقیق کی محتاج ہے۔اسی طرح سمندری مچھلی جس کی کئی سو سے ۲۰ ہزار تک اقسام بیان کی گئی ہیں۔(۹۳)اس پر مفصل تحقیق کی ضرورت ہے،ایک اندازہ کے مطابق سالانہ ۵۔۷ ٹن مچھلی ہماری غذا کا حصہ بنتی ہے۔اس کی افادیت افزائش اور تحفظ پر بہت کام کی ضرورت ہے،بعض مچھلیاں مسلسل پانچ راتیں انڈا دیتی ہیں اور ہر رات ۵۰۰۰ پانچ ہزار انڈے دیتی ہیں۔یعنی ۲۵۰۰۰ پچیس ہزار،اس کی افزائش پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو جہاں ہر نعمت سے نوازا ہے وہاں سمندر جیسی نعمت بھی عطا کی ہے۔سمندر میں حیوانات کے ساتھ نباتات اور مونگیں کی چٹانیں ہیں،بہت قیمتی جڑی بوٹیاں ہیں،جن پر تحقیق کر کے متعدد دوائیں اور غذائیں تیار کی جاسکتی ہیں،بعض جڑی بوٹیاں دس ہزار سال تک پرانی ہیں اور زمینی پودوں سے زیادہ خوبصورت ہیں۔اسی طرح سمندر میں ٹھوس سونا اور سیال سونا (پیٹرول وغیرہ) بڑی مقدار میں ہے جس پر مغربی محققین نے بہت کام کیا ہے،آج تیل تو مسلم ممالک میں نکل رہا ہے لیکن نکالنے والے تمام انجینئر مغربی ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور اس سیال سونے سے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں،اگر ہمارے محققین اس شعبہ پر خصوصی توجہ دیں تو یہ وسائل خود مسلمانوں کے کام آئیں گے اور مسلمانوں کو معاشی فوائد حاصل ہوں گے۔اپنے ملک وملت کے مستقبل کو تابناک بنا کر اس فرض کفایہ کو ادا کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین.

﴿ مراجع ومصادر ﴾

۱۔ ہود بھائی،پرویز میر علی،مسلمان اور سائنس مشعل بکس،نیوگارڈن لاہور،۲۰۰۲ء،ص/۳۱

۲۔ ایضاً ص/۴۹

۳۔ ایضاً ص/۵۱،لیکن احمد بن محمد سجستانی پہلا مسلم سائنسدان ہے جس نے زمین کی گردش کا نظریہ پیش کیا،بحوالہ تفہیم القرآن ابوالاعلیٰ مودودی صاحب ج/۴ص/۲۶۱

۴۔ ایضاً ص/۵۲

۵۔ کلیسا کا فلسفہ کتنا عجیب تھا کہ انسانی زندگی کو بچانے کے لئے جسم کی چیر پھاڑ کو ناجائز سمجھتے تھے،اس لئے کہ اس عمل میں انسانی خون ضائع ہوتا ہے۔حالانکہ یہ عمل انسانی زندگی کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے تھا جبکہ وہ کلیسائی فکر کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے مذہبی اختلاف کرنے والوں کا خون بہانا جائز سمجھتے تھے اور انہوں نے لاکھوں انسانوں کا اس جرم میں قتل کیا،انہیں سخت ترین سزائیں دیں،زندہ کے ساتھ مردوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

۶۔ ایضاً ص/۵۴

۷۔ ایضاً ص/۵۵ بحوالہ اینڈریو ڈکسن وائٹ کی دو جلدیں

A History of the Warfare of science with theology

1896

۸۔ ایضاً ص/۱۴۱

۹۔ ایضاً ص/۱۴۸۔۱۴۷

۱۰۔ ورک، محمد زکریا یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمانوں کا حصہ روزنامہ جنگ کراچی، سنڈے میگزین، ۱۱/ اپریل ۲۰۰۴ء ص/۱۴

۱۱۔ شکیل اوج ماہنامہ الفاروق کراچی ج/۶ ش/۱۰ شوال ۱۴۱۱ھ

۱۲۔ ہود بھائی، پرویز میر علی، مسلمان اور سائنس ص/۱۴۹ اور ص/۱۷۶

۱۳۔ ایضاً ص/۱۴۵۔۱۴۶

۱۴۔ ایضاً ص/۱۴۶

۱۵۔ ورک، محمد زکریا یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمانوں کا حصہ جنگ میگزین ۱۱/اپریل ۲۰۰۴ء ص/۱۴

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ہود بھائی، پرویز میر علی مسلمان اور سائنس ص/۱۴۴

۱۹۔ مثلاً ڈاکٹر محمد نواز کی کتاب اسلامی بحریہ۔ دمیری کی حیات الحیوان۔ ڈاکٹر محسن فاروقی کی حیوانات قرآنی کی افادیت وغیرہ خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

۲۰۔ Encyclopaedia Britannica Robest P. Gwinn chair man Board of Director London Vol.25. P.134

۲۱۔ سورہ الجاثیہ آیت ۱۳

۲۲۔ بحر بحیرہ اور خلیج سے مقدار میں بڑا ہوتا ہے۔

''بحیرہ'' (Sea) بحر کی نسبت چھوٹا سمندر ہے۔ بحیرہ کی تعریف میرٹ اسٹوڈنٹ انسائیکلوپیڈیا (Merit Students Encyclopedia) نے یوں کی ہے: ''بحیرہ، بحر کا ایک حصہ ہے، جو عام طور پر خلیج سے بڑا ہوتا ہے۔ بحیرہ کے اردگرد عام طور پر اکثر خشکی ہوتی ہے۔''

Merit Students Encyclopadia Macmillan Educational Company New York. Vol.16. P.490.

۲۳۔ سورۃ یونس ۹۰۔۲۰، سورۃ ابراہیم ۳۲، سورۃ النحل ۱۴، سورۃ بنی اسرائیل ۶۶۔۶۷۔۷۷، سورۃ الکہف ۶۱، ۶۳، ۷۶، ۱۰۹، سورۃ طٰہٰ ۷۷، سورۃ الحج ۶۵، سورۃ النور ۴۰، سورۃ الشعراء ۶۳، سورۃ النمل ۶۳، سورۃ الروم ۴۱، سورۃ لقمان ۲۷، ۳۱، سورۃ الشوریٰ ۳۲، سورۃ الدخان ۲۴، سورۃ الجاثیہ ۱۲، سورۃ الطّور ۶، سورۃ الرحمٰن ۱۹،

۲۴۔ سورۃ الکہف ۶۰، سورۃ الفرقان ۵۳، سورۃ النمل ۶۱، سورۃ الرحمٰن ۱۹،

۲۵۔ سورۃ الفاطر ۱۲

۲۶۔ سورۃ التکویر ۶، سورۃ الانفطار ۳

۲۷۔ سورۃ لقمان ۲۷

۲۸۔ Encyclo Paedia Britannica.Vol.8 P.861

۲۹۔ اردو جامع انسائیکلو پیڈیا جدید بک ڈپو لاہور ج/۱ص/۲۱۶

۳۰۔ Lambert, David Theking fisher Book of Occans Pub: New penderl House 283-288 Holborn London 1997, P.36

۳۱۔ Lambert, David our world seas and Oceans Pub: Wayland 61 western rood 1987, P.24-29

۳۲۔ سورۃ الانبیاء ۳۰

۳۳۔ ڈاکٹر ھلوک نور، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق مترجم سید محمد فیروز شاہ انڈس پبلشنگ کارپوریشن کراچی ۱۹۹۸ء ص/۸۲تا۸۵

۳۴۔ سورۃ الزخرف ۱۱

۳۵۔ باقی، ڈاکٹر ھلوک نور، قرآنی آیات اور سائنس، حقائق ص/۴۱تا۴۵

۳۶۔ سورۃ الجاثیہ ۱۲

۳۷۔ سورۃ النحل ۱۴

۳۸۔ سورۃ بنی اسرایل ۶۶

۳۹۔ سورۃ الروم ۴۶

۴۰۔ سورۃ بنی اسرائیل ۶۶

۴۱۔ تبریزی، محمد بن عبداللہ مشکوۃ المصابیح منشورات المکتب الاسلامی (دمشق۔ کتاب البیوع ج/۲ص/۷۸

۴۲۔ سورۃ لقمن ۳۱

۴۳۔ سورۃ الفاطر ۱۲

۴۴۔ سورۃ الرحمٰن ۱۹۔۲۰

۴۵۔ باقی، ڈاکٹر ھلوک نور، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق ص/۵۹

۴۶۔ وحیدالدین خان علم جدید کا چیلنج مجلس تحقیقات نشریات اسلام لکھنؤ ۱۹۷۹ء ص/۱۷۰

۴۷۔ تعلیم اسلامی تناظر میں، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹیڈیز اسلام آباد ص/۱۰

۴۸۔ ایضاً ص/۱۱

۴۹۔ ایضاً

۵۰۔ سورۃ النحل ۱۴

۵۱۔ تعلیم اسلامی تناظر میں انٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد ص/۱۲

۵۲۔ سورۃ الرحمٰن ۲۲

۵۳۔ تعلیم اسلامی تناظر میں انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ص/۱۸